Regd No. P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

## اخبار احمدیہ

قادیان - ۲۲ اکتوبر - سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل ۱۹ اکتوبر میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ
"ربوہ - ۱۸ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح - کل دن بھر ضعف کی شکایت رہی - اس وقت طبیعت اچھی ہے۔"

احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۲ اکتوبر - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال مورخہ ۱۶ اکتوبر کو ربوہ تشریف لے گئے تھے - وہاں تقریباً ایک ماہ آپ کا قیام رہے گا - اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر رہے۔

ربوہ - ۱۹ اکتوبر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گذشتہ رات گردہ میں درد کی تکلیف زیادہ رہی - احباب کرام حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

### کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے!

## اسی لئے ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صحابہؓ کو بار بار قادیان آنے اور حضور کی صحبت میں رہ کر اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے اور اعمالِ صالحہ کی توفیق سے بہرہ ور ہونے کی تلقین فرمایا کرتے تھے - چنانچہ صحابہ بکثرت قادیان آ کر مسلسل کئی کئی دن تک حضور کی خدمت میں حاضر رہتے اور اپنا سارا وقت حضور کی پر معارف باتیں سننے اور ذکر الٰہی میں صرف کرتے - یہی وجہ تھی کہ انہیں تزکیۂ نفس اور تطہیر قلوب کی نعمتیں وافر طور پر ملیں - اور وہ درخشندہ ستارے بن کر آسمانِ احمدیت پر چمکے - حضور کے پر معارف کلام کا ایک حصہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں جس میں حضور نے بار بار قادیان آنے کی تلقین فرمائی ہے۔

ایڈیٹر

"مُردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں - اور زندوں سے دور بھاگتے ہیں - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ ان کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہو گئی - اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کونوا مع الصادقین کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا - یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں - اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے - اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر مامور کے منہ سے نہیں نکلا کرتی کوئی وقت ایسا آ جاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے - اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے موافق نہیں ہے اور اس سے اس میں بد دلی پیدا ہو اور وہ حسنِ ظن کی راہ سے دور جا پڑے - اور ہلاک ہو جاوے - غرض قرآن کریم کے منشاء کے موافق زندوں ہی کی صحبت میں رہنا ثابت ہوتا ہے۔

اور استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے اور اسی پر قرآن کریم نے زور دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین - پہلے صفات الٰہی رب رحمٰن رحیم مالک یوم الدین کا اظہار فرمایا - پھر سکھایا ایاک نعبد و ایاک نستعین - یعنی عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور استمداد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اصل حق استمداد کا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے - کسی انسان، حیوان، چرند، پرند غرضیکہ کسی مخلوق کے لئے نہ آسمان پر نہ زمین پر یہ حق نہیں ہے - مگر ہاں دوسرے درجہ پر ظلی طور سے یہ حق اہل اللہ اور مردانِ خدا کو دیا گیا ہے - ہم کو نہیں چاہیئے کہ کوئی بات اپنی طرف سے بنالیں - بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے اندر رہنا چاہیئے - اسی کا نام صراطِ مستقیم ہے - اور یہ امر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بھی بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے - اس کے پہلے حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا محبوب و معبود و مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہیئے اور دوسرے حصہ سے رسالتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا اظہار ہے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

## قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا بہترواں جلسہ سالانہ

### بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء منعقد ہوگا

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کی تاریخیں رکھی گئی ہیں - تاکہ دوست کرسمس کی چھٹیوں، اور کرسمس کے دنوں میں ریلوے کے رعایتی کرایہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران اور مبلغین کی خدمت میں درخواست ہے کہ جمعہ میں اور دیگر جماعتی اجتماعوں کے موقعہ پر برابر یہ اعلان جلسہ سالانہ تک کرکے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت و زیرِ تبلیغ دوستوں کو جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرماتے رہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست اس میں شامل ہو کر علمی اور روحانی فوائد اور برکات حاصل کر سکیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

### مناظرہ مابین جماعت احمدیہ و اہل سنت والجماعۃ یادگیر

مورخہ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ نومبر ۶۳ء کو یادگیر (میسور اسٹیٹ) میں ایک عظیم الشان مناظرہ جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعۃ کے درمیان یادگیر میں منعقد ہوگا - موضوع مناظرہ یہ ہیں - ۱ - وفاتِ مسیح ۲ - اجرائے نبوت ۳ - صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - [illegible] کامیابی کے لئے جملہ احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے

خاکسار فیض احمد مبلغ یادگیر

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ۲۴/۱۰/۶۳

# سچی بات پر ناواجب جوش و خروش

ایک خاص تنظیم کے تحت ساری دنیا میں اسلام کی کامیاب تبلیغ و اشاعت کی خدمات بجالانے کا جو شاندار ریکارڈ احمدیہ جماعت نے قائم کیا ہے یہ ایک کھلی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ دوسری طرف حضرات علماء کرام پر ایسا جمود طاری ہے کہ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرنا اور انہیں اسلام کا گرویدہ بنانا تو خیر دور کی بات ہے‘ بنے بنائے مسلمانوں کو ہی کافر بنانے اور تکفیری افسانے گھڑنے سے انہیں فرصت نہیں ملتی۔ ایسی حالت میں اگر احمدیہ جماعت کی بعض نمایاں اسلامی خدمات کو دیکھ کر کسی منصف مزاج کے قلم سے احمدیت کی تائید میں کلمۂ حق نکل جاتا ہے تو بسا اوقات یہ چیز بھی علماء کرام کے نازک مزاج کی برہمی کا باعث بن جاتی ہے ــــ حق و انصاف کے تحت لکھا گیا ایک شذرہ بھی ایسا ناگوارِ خاطر ہوتا ہے کہ جب تک لکھنے والے کی اچھی طرح خبر نہ لے لیں‘ سکون نہیں ملتا۔ اور طرہ یہ کہ اس طور پر جرح قدح کرنے والے کو نہ تو مخاطب کے نام اور مرتبہ کا پاس ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنے کی توفیق ملتی ہے۔ کہ ایسا اندازِ بیان کہاں تک اسلامی تعلیمات اور اخلاقِ محمدی کے ساتھ میل کھاتا ہے۔!!

اس کی تازہ مثال ملکِ ہند کی مشہور و معروف دینی درسگاہ دیوبند کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ ”دار العلوم“ میں ایک پاکستانی مولوی صاحب کا طول طویل مضمون بعنوان ”مدیرِ صدق کی قادیانیت نوازی“ ہے جو ماہ ستمبر ۶۳ء کے رسالہ میں شائع ہوا ہے

مضمون کی بالکل ابتدائی چند سطریں ملاحظہ ہوں

”اما بعد۔ مولوی عبد الماجد صاحب دریابادی پاک و ہند کی ایک ممتاز شخصیت ہیں اور اپنے گونا گوں اوصاف کی وجہ سے مشہور ہیں لیکن ”طائفہ لعینہ قادیانیہ“ اور اس کے سرگروہ مرزا آنجہانی کے حق میں مدت سے ان کی رائے بیجا حمایت کی حد تک نرم ہے ......

......... اور پھر اپنے اکابر کے علی الرغم مرزائیت کی مدحت وکالت اور بیجا حمایت میں وقتاً فوقتاً انکے قلم سے صدقِ جدید کے صفحات پر جو نکات جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں ان کو پڑھ کر مشکل ہی سے آدمی اپنی ہنسی ضبط کر سکتا ہے“ صہ

[illegible] کی اس تمہیدی عبارت ہی سے باقی [illegible] اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] احمدیہ کے مقدس بانی [illegible] السلام کے تذکرہ میں جس بے باکی اور [illegible] کام لیا گیا ہے اس کو دیکھ کر

تعجب آتا ہے کہ گو اس مضمون کا لکھنے والا ایک پاکستانی باشندہ ہے جو فرقہ وارانہ آگ بھڑکانے میں خاص مہارت رکھتا ہے لیکن رسالہ ہذا کے اڈیٹر صاحب اور اس کے پرنٹر و پبلشر بھارتی ودھان کی ان دفعات سے اپنے رسالہ کو کیونکر بالا سمجھتے ہیں جن کے تحت کسی مذہبی پیشوا کا اس رنگ میں تذکرہ کرنا جس سے اس کے ماننے والوں کی دل آزاری ہو اور ان کے نازک احساسات کو ٹھیس پہنچے‘ قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔

اس لئے مضمون کے دل آزار حصہ کو بس اسی اشارہ کے ساتھ حوالہ بخدا کرتے ہوئے ہم بعض دیگر باتوں کے متعلق معقولی رنگ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ پہلے آپ زیرِ نظر مضمون میں مدیر صدق کے جس حوالہ پر مضمون نگار نے اپنے رسالہ کے دس صفحے سیاہ کئے ہیں خود ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا دریابادی صاحب نے گذشتہ سال ماہ نومبر میں ایک نوٹ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں تحریر فرمایا تھا کہ

”دعوئے نبوت متعارف اور مصطلح معنی میں ہرگز یقین نہیں آتا کہ ایسے کوئی معمولی عقل و علم کا شخص بھی زبان پر لا سکتا ہے چہ جائیکہ مرزا صاحب سا فہیم و ذی ہوش‘ سوا اس کے کہ اس نے نبوت ہی کے کوئی مخصوص معنے متعارف و متبادر مفہوم سے الگ اپنے ذہن میں رکھ لئے ہوں۔ اور جس طرح فارسی اردو کے بے شمار شاعروں نے شراب‘ کفر‘ اسلام‘ صنم‘ بت وغیرہ کی مخصوص اصطلاحیں ان کے معنوں اور شرعی دونوں مفہوموں سے بالکل الگ گڑھ لی ہیں۔ اس نے نبوت کا استعمال کسی خانہ ساز اصطلاحی معنی میں شروع کر دیا ہو اور جب ایسا ہے تو ان جس طرح ان بے شمار شاعروں کے مقابلہ میں ایسے کو بے بس پاتا ہے ایک نبی کے مقابلہ میں اور سہی“

(صدق جدید ۲ر نومبر ۱۹۶۲ء)

مدیر صدق نے جن الفاظ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا تذکرہ کیا ہے بس یہی چیز دیوبندی صاحب کی برہمی کا باعث بن گئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ جو سوقیانہ اندازِ بیان ان کا ہے اسی کی تبلیغ مولانا صاحب کو کرنی چاہیئے تھی۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ اسلامی رواداری کے کیا معنے ہیں، اور لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی کا حکم بھی قرآن کریم میں مسلمانوں ہی کو دیا گیا ہے۔ حالانکہ بعض جزوی باتوں میں اختلاف کے باوجود

مولانا صاحب کا مندرجہ بالا نوٹ سراسر حقیقت پر مبنی ہے۔ اور اصولی رنگ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی تحریرات کے عین مطابق جیسا کہ ایک مقام پر آپ نے اپنے دعویٰ نبوت کے متعلق معترض قسم کے علماء کو مخاطب کر کے خود تحریر فرمایا ہے :۔

”میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف نزاعِ لفظی ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح“ (تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۶۵)

اسی طرح ایک اور مقام پر آپ تحریر فرماتے ہیں :۔

”نبی کے لفظ سے اس زمانہ کیلئے صرف خدا تعالےٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدیدِ دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ کہ براہِ راست“

(تجلیاتِ الٰہیہ صہ ۹)

کیا پاکیزہ تشریح ہے اور کیا ارفع اور اعلیٰ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کی نبوت کے اجراء سے قرار پاتا ہے۔ کاش ہمارے مخالفین اس لطیف بات کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کریں اور خواہ مخواہ کی ہٹ دھرمی سے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ نہ کرتے جائیں

اس لطیف تشریح کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعوئے نبوت کے متعلق ہر قسم کے اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن محض غلط فہمیاں پھیلانے اور عامۃ المسلمین کو جماعت سے بدظن کرنے کے لئے دور از حقیقت طرح طرح کی من گھڑت باتیں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ !

دیوبندی مولوی صاحب نے اپنے مضمون میں آگے چل کر لکھا ہے :۔

”قرآن کریم کی آیت ختم نبوت (وخاتم النبیین) کی تفسیر لکھتے وقت کتبِ تفسیر میں مولانا محترم کی نظر سے یہ حدیث گذری ہوگی عن ثوبان (رفعہ) سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ....... اس حدیث میں دعوئے نبوت و رسالت زبان پر لانے والوں کی خبر جو تاکید کے ساتھ سنائی گئی ہے کیا مولانا کے نزدیک یہ کسی واقعہ کی خبر نہیں۔ اس حکایت کے محکی منہ پر مولانا کو یقین کیوں نہیں آتا۔ اور کیا اس حدیثِ پاک میں نبوت اور رسالت کے کوئی دوسرے معنے ہیں جن کے مدعی کے مقابلہ میں حسبِ ارشاد مولانا انسان بے بس سہی“ ( ” صہ )

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ”دار العلوم“ نام کے رسالہ اور دار العلوم دیوبند کے آرگن میں ایسی بات شائع ہو جس سے خود بانیٔ مدرسہ دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے اپنے نقطۂ نظر کی صریح مخالفت ہو۔!!

حضرت مولانا مرحوم تو اس بات کے قائل ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے اور آپ کے متبعین کا یہ حال ہے کہ محض اپنی کوتاہ فہمی سے ہر قسم کے مدعی نبوت کو جھوٹے سے ثلاثون کذابون کے تحت لانے کے لئے گویا طیار کھڑے ہوں اور نہیں جانتے کہ ان کے پیر و مرشد صاف طور پر لکھ چکے ہیں کہ :۔

”اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“

(تحذیر الناس صہ ۲۸)

کیا اس عبارت سے واضح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکنے کا اشارہ نہیں ملتا۔ اور جب آپ نے ایسا اشارہ دیا تو ناممکن ہے کہ ایک بلند پایہ بزرگ اور علامہ ہونے کے لحاظ سے آپ کے ذہن میں مضمون نگار کی پیش کردہ حدیث نہ ہو۔ نہ صرف یہ حدیث بلکہ مسلم کی وہ حدیث بھی جس میں آخری زمانہ میں آنے والے مسیح کو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے چار دفعہ نبی اللہ کے نام سے پکارا ہے۔ اسی لئے تو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کے امکانی پہلو کا واضح رنگ میں ذکر فرمایا ہے !

رہی پیش کردہ حدیث، سو ہمیں ہمیشہ ہی ”علماء“ کی سوجھ بوجھ پر تعجب آتا ہے کہ جس صورت میں کہ ان کے خیال میں جھوٹے نبی ایک چھوڑ تیس تک آتے رہیں گے مگر امت کے اندر طرح طرح کی خرابی اور بگاڑ کے باوجود ان کی اصلاح کے لئے ایک بھی سچا نبی نہ آئے! تب امتِ محمدیہ خیر امت کیونکر رہی !!

(باقی صہ ۹ پر)

# مُباہلہ سورو اور اس کے اہم نتائج

از مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھدرک - اڑیسہ

## قسط نمبر ۱

۱۹۶۱ء میں سورو محال ضلع بالیسر اڑیسہ کے چند سنجیدہ نوجوان جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ حسبِ عادت غیر احمدی مسلمان بھائیوں نے ان کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا۔ ہر طرح سے انہیں تنگ کیا گیا۔ مولویوں کو بلا کر جماعتِ احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری اور ان کے شاگرد مولوی عبد القدوس صاحب نے احمدیوں کی طرف یہ غلط بات منسوب کر کے کہ احمدیوں نے عام مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ احمدیوں کو مباہلہ کے لئے مجبور کیا

مباہلہ کی شرائط وغیرہ طے کرنے کے لئے ۲۵ر مارچ ۱۹۶۲ء کی تاریخ مقرر تھی۔ اس تاریخ پر جماعت احمدیہ بھدرک کے متعدد احباب مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج تبلیغ بنگال و اڑیسہ کی معیت میں سورو پہونچ گئے اڑیسہ کے پرانے عمر رسیدہ مگر جواں ہمت حلقہ بگوشِ جدید مکرم سید محمد محسن صاحب بھی اپنے گاؤں سے بھدرک پہونچ گئے۔ اور وہ بھی قافلہ کے ہمراہ تھے۔ کیونکہ مباہلہ کے سلسلہ میں بہت سے امور ان کے ساتھ بھی وابستہ تھے۔

غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری اپنے دو شاگردوں مولوی عبد القدوس صاحب امام مسجد شنکر پور بھدرک اور مولوی شوکت علی صاحب ہیڈ مولوی مدرسہ نعمانیہ بھدرک اور مدرسہ کاظمیہ کے پندرہ بیس طلبا کو ہمراہ لے کر سورو پہنچے سورو میں ان لوگوں نے

"قادیانی اور چیلنج مباہلہ"

نامی ایک ٹریکٹ پبلک میں تقسیم کیا۔ یہ ٹریکٹ مولوی عبد القدوس صاحب کے نام سے شائع کیا گیا تھا اور اس میں عوام کو یہ دھوکا دیا گیا تھا گویا احمدی عام مباہلہ کا چیلنج دینے کے بعد اب مباہلہ سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں حالانکہ ۲۵ مارچ سے قبل اس قسم کے پمفلٹ کا شائع کیا جانا اس امر کی غمازی کر رہا تھا کہ اس کے ذریعہ پبلک کو دھوکا دینا مقصود ہے۔ کیونکہ ۲۵ر مارچ کو ہی مباہلہ کے انعقاد یا عدم انعقاد کا فیصلہ ہونا تھا۔ اس لئے قبل از مرگ واویلا سستی شہرت کے حصول اور پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے کیا گیا۔

۲۵ر مارچ کو بعد نماز ظہر قریباً ۳ بجے ڈاک بنگلہ کے سامنے والے میدان میں مباہلہ کی بات چیت کے لئے ایک مجلس کا انعقاد ہوا۔ سورو کے مسلمان بھاری تعداد میں جمع تھے

سب سے پہلے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ٹریکٹ مذکورہ

"قادیانی اور چیلنج مباہلہ"

کی قلعی کھولی اور مولوی عبد القدوس صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کے ٹریکٹ میں جو لکھا ہے کہ احمدیوں نے غیر احمدیوں کو مباہلہ کا عام چیلنج دیا اس کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے ہمارے نزدیک یہ بالکل غلط ہے۔ اور آپ بتائیں کہ مولوی ہو کر آپ نے یہ سفید جھوٹ کیوں بولا۔ سورو کی پبلک جانتی ہے کہ مباہلہ کی بات چیت ایک احمدی نوجوان مکرم عبد الرب صاحب بی اے کی طرف سے صرف مولوی محمد اسماعیل صاحب کٹکی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور وہی مباہلہ کے لئے مخاطب تھے۔ چنانچہ موقعہ پر خود مکرم عبد الرب صاحب نے جو اس وقت وہاں موجود تھے پبلک کے سامنے شہادت دی کہ ان کی بات چیت مولوی محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ اس رنگ میں ہوئی تھی کہ ان کے ساتھ چونکہ احمدیوں کے کئی ایک مناظرے ہو چکے ہیں اس لئے اتمام حجت کے لئے بہتر ہوگا کہ ان کے ساتھ مباہلہ ہو جائے پس کسی فردِ واحد کو دعوتِ مباہلہ دینا اور عام چیلنج مباہلہ میں فرق ہے۔ مولانا موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ایک احمدی نوجوان کی اسی بات کے پیشِ نظر آپ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں تو مولوی محمد اسماعیل صاحب کو مقابلے پہ لائیے۔ آپ لوگ مولوی محمد اسماعیل صاحب کے نمائندہ متصور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مولوی محمد اسماعیل صاحب کو تو بوجہ دیوبندی عقائد کے آپ مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔

مولوی عبد القدوس صاحب تو اس پر خاموش رہے اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری بعض غیر معقول اور ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے بالآخر مولانا بشیر احمد صاحب نے مذکورہ ٹریکٹ پر مزید تنقید کی اور ان کے اس سفید جھوٹ کو اسی ٹریکٹ سے بے نقاب کر کے رکھ دیا۔ مذکورہ ٹریکٹ میں مولوی عبد القدوس صاحب نے مولوی سید محمد محسن صاحب احمدی کے ایک خط کا ادھورا حوالہ پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ احمدیوں کی طرف سے عام مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔ حالانکہ مولوی سید محمد محسن صاحب کے خط کا آخری حصہ جو دراصل اس سارے خط کی جان تھا اسکو ٹریکٹ میں نہیں دیا گیا۔ اس حذف شدہ حصہ میں صاف اور واضح طور پر مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب نے چیلنج کیا تھا کہ اگر میرا کوئی ایسا خط ہے جس میں میں نے مباہلہ کے لئے عام چیلنج دیا ہے تو ایسا خط پیش کریں۔

چونکہ مولوی محمد محسن صاحب کے خط کے اس حصہ کو پیش کرنے سے عام چیلنج کی تردید ہوتی تھی اور مولوی عبد القدوس صاحب کے شائع کردہ ٹریکٹ کی تردید ہو جاتی تھی اس لئے "عمداً" اس حصہ کو حذف کر دیا گیا۔

مولانا نے جب اس پر کڑی گرفت کی اور سخت تنقید کی تو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے عذرِ گناہ بدتر از گناہ یہ کیا کہ خط کا یہ حصہ غیر متعلق تھا۔ اس لئے شائع نہیں کیا گیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم تو اس وقت مباہلہ کے لئے آئے ہیں اِدھر اُدھر کی باتوں کی بجائے مباہلہ کیا جائے۔ اور ان کی تائید میں غیر احمدی پبلک کی طرف سے بھی شور بلند ہوا۔ کہ آج ہی مباہلہ ہو۔ حالانکہ تحریری اقرار کے بموجب ۲۵ر مارچ کا دن مباہلہ کی شرائط کے تصفیہ اور بعد تصفیہ شرائط مباہلہ آئندہ مباہلہ کی تاریخ مقرر کرنے کا تھا۔ جب غیر احمدیوں کی طرف سے اسی دن مباہلہ کرنے کا اصرار ہوا تو مولانا بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم مباہلہ کے لئے تیار نہیں لیکن مباہلہ کے لئے کچھ شرائط ہیں ان کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً مباہلہ کرنے والوں کو ایک دوسرے کے عقاید کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسلئے مباہلہ کے انعقاد سے قبل ہر دو فریق کو اپنے اپنے عقاید بیان کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس پر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کہنے لگے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا مرزا صاحب کا دعوے نبی ہونے کا ہے جس پر مولانا نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے سیدنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کی شریعت کو مانتے ہوئے نبوت کا دعوے کیا ہے اور حنفی جماعت کے بہت بڑے عالم حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے کہ حضور کی امت میں آپ کی شریعت کی پیروی میں نبی ہو سکتا ہے۔ اس پر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا کوئی مانتا رہے کہ رسول اللہ کے بعد نبی آسکتا ہے مگر ہم رسول اللہ کے بعد نبوت بند مانتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کو جھوٹا نبی سمجھتے ہیں اور اسی پر ہم مباہلہ کریں گے۔ غیر احمدی پبلک نے اس کی پوری پوری تائید کی۔ اور شور مچایا جس پر یہ طے پایا کہ غیر احمدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جھوٹا نبی ہونے پر موکد بعذاب حلف اٹھائیں گے اور احمدی حضرت مرزا صاحب کے سچا نبی ہونے پر موکد بعذاب حلف اٹھائیں گے۔ اور اس طرح یہ مباہلہ منعقد ہوگا۔

دونو طرف سے مباہلہ میں شامل ہونے والے افراد کی فہرستیں تیار ہونی شروع ہوئیں اور ایک دوسرے کو دی گئیں۔ غیر احمدیوں کی پیش کردہ فہرست جب دیکھی گئی تو اس میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا نام نہیں تھا۔ حالانکہ مباہلہ کے متعلق بات چیت میں وہی پیش پیش تھے۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا نام فہرست میں شامل کیا جائے۔ تو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے پبلک کو یہ کہہ کر دھوکا دیا کہ میں احمدیوں کے خلیفہ (حضرت مرزا محمود احمد صاحب) سے مباہلہ کروں گا۔ اس پر پبلک کو بتایا گیا کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی امام جماعت احمدیہ کے سامنے کیا پوزیشن ہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ حضرت مرزا محمود احمد صاحب ایک مسلمہ جماعت کے امام ہیں جو نہ صرف ہند و پاکستان میں ہے بلکہ دنیا کے ہر براعظم میں موجود ہے۔ اس کے برعکس مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کسی مستند جماعت کے امام نہیں ایک مختصر سے علاقہ کے ملاں ہیں اس لئے ان کا اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔

اس مرحلہ پر بعض جاہل نوجوانوں نے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے متعلق کہا کہ یہ ہمارا شیر ہے۔ جس پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے نہایت ہی جلال سے فرمایا اگر یہ تمہارا شیر ہے تو اس شیر کو میرے مقابلہ پر نکالو۔ اس وقت تو وہ شیر ہونے کا نہیں بلکہ گیدڑ ہونے کا ثبوت دے رہا ہے اس پر بعض غیر احمدی نوجوان حملہ کی نیت سے مولانا بشیر احمد صاحب کی طرف لپکے۔ فساد بڑھتا دیکھ کر پولیس سب انسپکٹر نے جو پولیس کے ہمراہ موقعہ پر موجود تھے۔ احمدیوں سے کہا کہ فی الحال آپ لوگ یہاں سے ہٹ جائیں۔ احمدی دوست بمعیت مولانا صاحب ڈاک بنگلہ میں چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد سید کلیم الدین صاحب رئیس سورو اور بعض دیگر صاحب اثر غیر احمدیوں نے احمدیوں سے کہا کہ آپ کے مولانا بھی مباہلہ میں شامل نہ ہوں۔ باقی افراد مباہلہ کریں۔ احمدیوں نے جب دیکھا کہ وہاں کی غیر احمدی پبلک اپنے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو جس نے اپنے آپ کو امام جماعت احمدیہ کے بالمقابل رکھا تھا اس کے مزعومہ بلند مقام سے نیچے گرا کر احمدیوں کے ایک عالم کے درجہ پر لے آئی ہے۔ حالانکہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کسی یونیورسٹی کے باقاعدہ سند یافتہ فاضل نہیں جیسا کہ مولانا بشیر احمد صاحب پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل اور سنسکرت کے بھی وِدوان ہیں تاہم اس پوزیشن کے پیشِ نظر احمدی مباہلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ اور پھر دونوں فریق اسی میدان میں جمع ہوئے۔

غیر احمدیوں کی طرف سے ۲۲۔ افراد شامل ہوئے اور مولوی عبد القدوس صاحب نے فہرست پر دستخط کئے۔ اور مذکورہ ۲۲۔ افراد کے ساتھ قبلہ رو کھڑے ہو کر حسب ذیل عبارت کے ساتھ موکد بعذاب قسم کھائی۔

"ہم بحلف کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد
قادیانی سچا نبی نہیں ہے۔ اگر وہ سچا
نبی ہے تو ہم پر عام عذابِ شدید ایک
سال کے اندر نازل ہو"

اس پر سب نے آمین کہی۔

اور احمدیوں کی طرف سے ۱۸۔ افراد جو اس وقت وہاں موجود تھے شامل ہوئے۔ احمدیوں کی طرف سے محترم مولوی سید محمد محسن صاحب نے فہرست پر دستخط کئے۔ اور جو افراد قبلہ رو کھڑے

ہوئے۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے نہایت ہی بلند مگر رقت آمیز لہجہ میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ اور حسب ذیل عبارت پر مؤکد بعذاب قسم کھائی:۔

"ہم ممبران جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ان کے دعوے نبوت میں سچا تسلیم کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں انہوں نے مرتبہ نبوت حاصل کیا۔ ہم مؤکد بعذاب حلف لے کر کہتے ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں تو ہم پر خدا تعالےٰ کا عذاب شدید ایک سال کے اندر نازل ہو اور اگر وہ خدا تعالےٰ کے سچے نبی ہیں تو ان لوگوں کو جو اس وقت مقابل پر حلف اٹھا رہے ہیں ایک سال کے اندر عذاب شدید میں مبتلا کر۔ جو دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو۔ آمین۔"

اس دعا کے بعد آپ نے تین دفعہ قرآن شریف کی یہ دعا پڑھی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور سب نے آمین کہی اور دعا ختم کی۔ دعا کے وقت رقت کا عالم طاری تھا۔ اور سب احمدیوں کی آنکھیں خدا کے حضور گریہ وزاری سے پرنم تھیں۔

اس ساری کارروائی کے وقت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بھی مجلس میں موجود تھے اور تسبیح ہاتھ میں لئے منکے پر منکا چلا رہے تھے۔

جب دعائے مباہلہ ختم ہوئی تو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ تو مباہلہ میں شامل ہوگئے اس پر مولانا بشیر احمد صاحب نے جلال سے فرمایا کہ مباہلین کی فہرست میں نام نہ لکھوانے سے آپ پبلک کو دھوکا دے سکتے ہیں مگر خدا جانتا ہے کہ آپ بھی اس ساری کارروائی میں شامل ہیں اس لئے آپ بھی خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب خاموش رہے اور مباہلہ کی مجلس ختم ہوگئی۔

جہاں اس مجلس کی ابتدا ہلڑ بازی اور شور و شغب سے معمور تھی وہاں دعائے مباہلہ کے بعد مجلس پر سکوت طاری تھا اور سب لوگ اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کے انتظار میں میدانِ مباہلہ سے رخصت ہوئے۔

## مباہلہ کے نتائج

مباہلہ کا نتیجہ بیان کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم سے وہ آیت درج کر دی جائے جس میں عذابِ الٰہی کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

اللہ تعالےٰ سورۂ انعام میں فرماتے ہیں:۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (انعام رکوع ۸)

ترجمہ:۔ اے رسول کہہ دے کہ اللہ قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں پارٹی پارٹی بنا دے اور تم میں سے بعض کو لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم نشانات کو کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔

اس کی تشریح حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔ جو حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مترجم قرآن مجید کے حاشیہ پر درج ہے۔

"قرآن شریف میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا۔ یہاں کھول دیا عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتوں پر آیا آسمان یا زمین سے۔ اور یہ بھی کہ آدمیوں کو آپس میں لڑا دے اور ان کو قتل یا قید یا ذلیل کرے حضرت نے سمجھ لیا کہ اس امت پر بھی ہوگا۔ اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور عذاب شدید (دعائے مباہلہ کے الفاظ میں عذاب شدید۔ ناقل) اور عذابِ عظیم انہی باتوں کو فرمایا ہے"

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح سے واضح ہے کہ عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مخالفین کے گروہ میں پھوٹ پڑ جائے اور اس کے نتیجہ میں ذلت رسوائی اور دکھ ہو نیز قید ہونا اور ذلیل ہونا بھی عذاب میں شامل ہے

اس مباہلہ کی کارروائی میں اہم پارٹ ادا کرنے والے مندرجہ ذیل تین اشخاص تھے

۱۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری
۲۔ مولوی عبد القدوس صاحب امام مسجد شنکر پور بھدرک
۳۔ مولوی شوکت علی صاحب ہیڈ مولوی

ان ہر سہ مولوی صاحبان نے سورو کے عام مسلمان بھائیوں کو بہکایا اور ہماری طرف سے اس اصرار کے باوجود کہ مباہلہ سے قبل ایک دوسرے کے عقاید سے پبلک کو آگاہ کرنے کا موقعہ دیا جائے یہ کہا کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی گرفت بھی ان پر زیادہ رہی۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری کے ساتھ جو کچھ ہوا سب سے پہلے قارئین کے سامنے ہم اس کی تفصیل رکھتے ہیں:۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگر اڑیسہ کے رہنے والے ہیں۔ بریلوی عقاید رکھتے ہیں۔ بوجہ عالم ہونے کے اپنی برادری میں بالخصوص اور دیگر پبلک میں ان کی اچھی عزت تھی۔ اپنی ان کی زمینداری بھی تھی اور اچھی پوزیشن کے مالک تھے۔ اپنے علاقہ میں ان کا اتنا اثر تھا کہ اگر آپ کسی پر ناراض ہو جاتے تو سمجھو کہ اس کی شامت آگئی۔ اس غریب کا اس علاقہ میں جینا محال ہو جاتا اس کا برادری سے بائیکاٹ کر دیا جاتا اور ہر طرح سے اسے تنگ کیا جاتا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے ایک قریبی بھائی حکیم حاجی مولوی ظل الرحیم صاحب ہیں جنہوں نے کسی زمانہ میں دیوبندی عقاید کو اختیار کر لیا۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا اور ان کی خوب خبر لی۔ یہاں تک کہ اس غریب کو دھام نگر چھوڑ کر کھڑگ پور میں پناہ لینی پڑی۔ اور بالآخر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے سامنے اپنے دیوبندی عقائد سے توبہ کی۔ جس کا اعلان نقارہ پر سارے دھام نگر میں کیا گیا۔ اور سات آٹھ سال کی متواتر تکالیف برداشت کرنے کے بعد اسے پھر برادری میں داخل کیا گیا۔

یہ ایک مثال ہے ورنہ کئی ایک ایسے واقعات ہیں جن سے ثابت ہے کہ اس علاقہ میں جس نے بھی مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سے اختلاف کیا اس کی سرکوبی کر دی گئی اور اسے ہمیشہ ذلیل کرایا گیا۔

بہرحال مباہلہ سے قبل دھام نگر اور اس کے قرب و جوار میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا طوطی بولتا تھا۔ اور ان کی بہت عزت تھی۔ مگر مباہلہ سورو کے بعد ان کی اس عزت پر زوال آنا شروع ہوا ان کی اپنی برادری اور دوسرے لوگ ان سے متنفر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کے پیچھے آپ کی برادری کے لوگوں نے بالخصوص اور دیگر لوگوں نے بالعموم نماز پڑھنا ترک کر دیا۔

گزشتہ عید الفطر کے موقعہ پر جو ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء کو ہوئی۔ عیدگاہ میں نماز حسب دستور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے پڑھائی۔ اور منشی پٹنہ کی مسجد میں الحاج محمد حنیف الرحمٰن صاحب نے نماز پڑھائی۔ مگر حال یہ تھا کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے پیچھے چند لوگ تھے اور الحاج محمد حنیف الرحمٰن صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی بھاری جمعیت تھی۔ حالانکہ اس سے قبل یہ صورت تھی کہ نماز پڑھنے والوں کی بھاری اکثریت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے پیچھے عیدگاہ میں نماز پڑھتی تھی اور مسجد منشی پٹنہ میں صرف بیس پچیس افراد ہوتے تھے۔

اور اس پر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی ذلت کا مزید سامان اللہ تعالےٰ نے یہ کیا کہ نماز پڑھنے والے سب لوگ ایک جلوس کی شکل میں بازار میں سے گشت لگاتے ہوئے نکلے اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف اپنی نفرت و حقارت کا زبردست مظاہرہ کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی قدرت کا تصرف ہے کیونکہ

عزت و ذلت حکم خدا پر موقوف ہیں
اس کے فرماں سے خزاں آتی ہے اور باد بہار

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی ذلت کا یہ سامان بظاہر ایک معمولی سے واقعہ سے شروع ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ قصبہ دھام نگر میں بلال نامی ایک باشندہ ہے جو موٹر ڈرائیوری کا کام کرتا ہے۔ غیر تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ اس نے مباہلہ سورو کے بعد مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سے کہا کہ

"جب میرے دل میں نور اللہ ہوتا ہے تو میں بولتا ہوں اور جب وہ نکل جاتا ہے تو میں مرجاتا ہوں"

بلال کا کہنا تھا کہ اس نے لفظ نور اللہ استعمال کیا تھا۔ صرف اللہ کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا لیکن مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے بلال کی طرف یہ منسوب کیا کہ اس نے یہ کہا تھا کہ

جب میرے دل میں اللہ ہوتا ہے
تو میں بولتا ہوں۔

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنے شاگرد مولوی عبد القدوس صاحب کو دھام نگر بلایا اور انہیں مفتی بنا کر بلال کے خلاف یہ فتوے حاصل کیا کہ اس قسم کے الفاظ کہنے والا شخص کافر ہے۔

اللہ تعالےٰ کو چونکہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو ذلیل کرنا مقصود تھا اس لئے چند دنوں بعد یعنی ماہ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ میں مولانا پیر احسن الہدےٰ [illegible] سید قمر الہدےٰ صاحب سجادہ نشین پنڈ ضلع مونگھیر (بہار) اڑیسہ میں تشریف لائے۔ دھام نگر اور بھدرک وغیرہ میں ان کے مرید ہیں بلال ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان کے سامنے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ میں نے لفظ "نور اللہ" استعمال کیا تھا۔ اور اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ جب اللہ تعالےٰ کا نور میرے اندر داخل ہوتا ہے تو میں ایک زندگی پاتا ہوں اور جب وہ نور نکل جاتا ہے تو وہ زندگی میری نہیں رہتی۔

یہ حالات سن کر مولانا احسن الہدےٰ صاحب نے کہا کہ اس قول پر کفر کا سوال پیدا نہیں ہوتا

(نوٹ:۔ ان سب امور کے متعلق اصل اشتہارات موجود ہیں جو دکھائے جا سکتے ہیں)

انہی ایام میں جب کہ مولانا احسن الہدےٰ صاحب دھام نگر میں تھے اور ایک رات وہ ایک محلہ میں تقریر کر رہے تھے کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے شاگرد مولوی عبد القدوس صاحب اور مولوی شوکت علی صاحب دھام نگر پہنچے۔ اور اس مجلس وعظ کی طرف جانے لگے مولانا احسن الہدےٰ صاحب کے معتقدین بھانپ گئے کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا کوئی پلان ہماری مجلس کو خراب کرنے کا ہے اس لئے انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے ان دونو کو وہاں جانے سے حکماً روک دیا اور اس طرح ان کی اچھی خاصا ذلت ہوئی۔

اس کے بعد مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے مولوی عبد القدوس صاحب سے مولانا احسن الہدےٰ صاحب کے خلاف ایک اشتہار شائع کروایا۔ اس اشتہار نے جلتی پر تیل کا کام دیا کیونکہ اس اشتہار کے شائع ہوتے ہی مولانا احسن الہدےٰ صاحب کے جملہ مرید و معتقدین مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف صف آرا ہو گئے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے بھدرک دھام نگر۔ دھرم سالہ وغیرہ کے زمیندار اور میاں فیملیز کے اکثر افراد ان کے والد ماجد

مولانا سید قمر الہدیٰ کے مرید ہیں۔ میاں نیہلیز کے لوگ اس علاقہ میں بہت معزز سمجھے جاتے ہیں یہ اچھے تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ کئی ایک پروفیسر وکیل ڈاکٹر اور متعدد گریجوایٹ ہیں۔ کئی اصحاب حاجی الحرمین شریفین ہیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بھی میاں نیہلیز سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اب جب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا ٹکراؤ مولانا احسن الہدیٰ صاحب سے ہوا تو اس کا نتیجہ وہی نکلا جو ایک بزرگ نے ان اشعار میں بیان کیا ہے ؎

ہر کہ استیزہ کند با مہتراں
آبروئے خود بریزد بے گماں
اے پسر با مہتراں کم کن ستیز
از حماقت آبروئے خود مریز

یعنی ہر وہ شخص جو بڑوں کے ساتھ لڑائی کرتا ہے بلاشبہ وہ اپنی عزت کھوتا ہے۔ اس لئے اے بیٹے! بڑوں سے لڑائی مت کر اور اپنی بیوقوفی سے اپنی عزت کو برباد مت کر۔

مگر جس شخص کی ذلت کے لئے آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہو۔ کیونکہ وہ شخص سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہو چکا تھا۔ اور خدا کا اپنے پاک مسیح سے یہ وعدہ ہے کہ انی مہین من اراد اھانتک (جو شخص تیری ذلت کا ارادہ بھی کرے گا میں اسے ذلیل کروں گا) اس لئے اب اسے ذلیل ہونے سے کون بچا سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا پیر احسن الہدیٰ صاحب کے ساتھ ٹکرانے سے اللہ تعالیٰ نے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے لئے ان ذلت کے سامانوں کو جن کی ابتدا بلال سے ہوئی تھی اور بھی وسیع کر دیا۔ اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا یہ حال ہوا کہ ان پر آفات و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ان کی عزت خاک میں مل گئی۔ ان کی برادری کے لوگوں نے جو اپنی خاندانی وجاہت کی وجہ سے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا بائیکاٹ کر دیا۔ وہ شخص جس کا مباہلہ سے قبل طوطی بولتا تھا اس سے لوگوں نے سلام کلام ترک کر دیا۔ اور وہ لوگ جو ان کے باہر آنے پر ان کی قدم بوسی کیا کرتے تھے۔ اور حضرت کے نام سے یاد کرتے تھے ان پر لعن طعن کرنے لگے

دھام نگر کے دو محلے قصاب محلہ اور پٹھان محلہ جو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے داماں اور ماماں باز کہلاتے تھے، دونوں شل ہو گئے۔ کیونکہ دونوں محلوں کے کثیر التعداد لوگ ان کے سخت مخالف ہو گئے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے جب اپنی عزت کو بچانے کے لئے کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور اپنے حق میں اپنے شاگرد مولوی عبد القدوس صاحب کے نام سے بعض اشتہارات شائع کرائے تو ان اشتہارات کا بھی نقد جواب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور مولوی عبد القدوس صاحب کو دیا گیا۔ اور ان اشتہارات میں صد درجہ ان کی تذلیل کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل القاب سے انہیں یاد کیا گیا

فتنہ و فساد کا بانی۔ جھوٹا اعلان کرنے والا۔ حیلہ ساز۔ سفید کو کالا اور کالے کو سفید کرنے والا۔ وقف اسٹیٹ کے مال میں بد دیانتی کرنے والا۔ وقف اسٹیٹ کے روپے سے اپنے فائدے کے لئے ہندوؤں کے نام زمین خریدنے والا۔ اشتہارات نکلوا کر اپنی طرف مجاہد۔ صدر وغیرہ من مانے القاب منسوب کروانے کا خواہشمند۔ مکر و فریب، دھوکا۔ الٹی منطق۔ اصل سوال سے سرپٹ گریز کرنے والا۔ حماقت اور شکست پر سرکشی وغیرہ اوصاف کا حامل۔ وقف اسٹیٹ چلانے کے ناقابل۔ خوشامد پسند۔ ہٹ دھرم۔ دن رات مقدمہ بازی میں کچہری جانے والا۔ نام و نمود کا شیدائی۔ بے ایمان۔ مسلمانوں میں جنگ و جدال کا سبب بنا رہنے والا۔ بعض الفاظ کو جان بوجھ کر چھپا کر فتوے حاصل کرنے والا۔ بدزبان۔ بات بات میں عوام پر کفر عاید کرنے والا۔ خائن۔ جھوٹا۔ متکبر۔ تند مزاج وغیرہ وغیرہ۔

(نوٹ:۔ مذکورہ بالا القابات جن اشتہارات میں شائع ہوئے ہیں وہ ہمارے پاس محفوظ ہیں)

## مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف بریلی کے فتاویٰ

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی ذلت کے لئے انہی اشتہارات پر اکتفا نہیں کی گئی، بلکہ دارالافتاء بریلی سے ان کے خلاف فتوے منگوایا گیا۔ فتوے تو کئی ایک ہیں چند ایک فتاوے بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی بعض کرتوتوں کے پیش نظر دارالافتاء بریلی سے سوال کیا گیا اور فتوے مانگا گیا کہ اگر کوئی متولی وقف اسٹیٹ واقف کے نوشتہ شرائط کو پورا نہ کرے۔ جو دلیل (رجسٹرڈ وقف نامہ) میں درج ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرے تو اس میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ اور وقف کے روپے سے جائداد ہندوؤں کے نام خریدنا جبکہ کچھ مدت کے بعد وہ ہندو ان جائدادوں کو اسٹیٹ کو واپس کرنے سے انکار کر دے۔ ایسی صورت میں متولی کا ہندوؤں کے نام سے جائداد خریدنا کیسا ہے۔ اور متولی پر شریعت کا کیا حکم ہے۔

دارالافتاء بریلی نے یہ جواب دیا کہ:۔

”ایسے متولی کو معزول کرنا واجب ہے۔ وقف کے روپے سے غیروں کے نام جائداد خریدنا خیانت ہے اس رقم کا متولی ضامن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مہر

محمد شریف الحق امجدی رضوی
دارالافتاء بریلی ۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

(منقولہ از اشتہار محمد یونس دھام نگری بنام مولوی عبد القدوس صاحب مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء)

بہ استفادہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف بھیجا گیا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب وقف شدہ جائداد کو واقف کی شرائط کے خلاف استعمال کرتے رہے اور وقف کے روپے سے غیر مسلموں کے نام جائداد خریدتے رہے جس پر دارالافتاء بریلی (جس سے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا بھی تعلق ہے) نے ایسے کردار کے شخص کو خائن بتاتے ہوئے تولیت سے علیحدہ کرنے کا فتوے صادر فرمایا

آپ کے خلاف صرف دارالافتاء سے فتوے لینے پر ہی اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ مولوی صاحب کی برادری کے معززین نے ان کی ذلت کو انتہا تک پہونچانے کا مزید یہ سامان کیا کہ وقف کے بارہ میں انکی بددیانتیوں اور خیانتوں کو گورنمنٹ کے سامنے بھی رکھا اور متعدد درخواستیں اس مضمون کی دیں کہ انہیں تولیت سے معزول کر دیا جائے۔

ان متعدد درخواستوں میں سے ایک کے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ درخواست وقف کمشنر اڑیسہ کو جب وہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں دھام نگر آئے تھے پیش کی گئی۔

اس درخواست میں متعدد امور درج ہیں جن میں سے نمبر ۵ و ۶ و ۷ اس طرح ہے:۔

No. 5 That steps should be taken to change the present Mutawalli as he is totaly unfit and to appoint a person from the Alaulad of Mulla Mazharul Haq as contained in the recitals of the deed dated 15-2-1865 (Saheb-e-Salahiyat) for Mutwalliship.

یعنی موجودہ متولی (مولوی حبیب الرحمٰن صاحب۔ ناقل) کو تبدیل کرنے کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ وہ قطعی ناقابل ہے۔ اور ملاں مظہر الحق کی اولاد سے جیسا کہ ۱۵-۲-۱۸۶۵ کے وقف نامہ میں درج ہے کوئی قابل (صاحب صلاحیت) شخص متولی مقرر کیا جائے۔

No. 6 That no annuity compensation or grant be given to the present Mutawalli till a decision on meterial allegation against him is arrived by competent authority

ترجمہ۔ موجودہ متولی کو کوئی سالانہ وظیفہ گزارا اور معاوضہ نہ دیا جائے جب تک اس کے خلاف پیش کردہ الزامات کا فیصلہ افسران متعلقہ کی طرف سے نہ ہو

No. 7 That the present Mutawalli Mulla Habibur-Rahman is unfit as

(a) He has failed to observe essential conditions of the deed.

(b) he has totally neglected the dedicated Mosque.

(c) He has not followed the provision of the deed to maintain one Qazi and five students.

(d) he has totally disregarded his obligations towards fakirs, travellers kinsmen as enumerated on the deed and wasted wakf property on whims

(e) The estate which ought to have grown in all respects from its profits is in colossal waste.

ترجمہ

یہ کہ موجودہ متولی ملاں حبیب الرحمٰن ناقابل ہے کیونکہ

(الف) اس نے وقف نامہ کے اہم شرائط پر عمل نہیں کیا۔

(ب) اس نے وقف شدہ مسجد سے بالکل لاپروائی برتی ہے۔

(ج) وقف نامہ میں درج شدہ شرائط کے مطابق اس نے ایک قاضی اور پانچ طلباء نہیں رکھے۔

(د) فقراء، مسافر اور رشتہ داروں سے متعلق جو ذمہ داریاں وقف نامہ میں درج ہیں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے ان تمام ذمہ داریوں سے بکلی بے اعتنائی برتی ہے اور وقف جائداد کو اپنی خام خیالی سے ضائع کر رہا ہے۔

(ھ) وقف شدہ اسٹیٹ جسے اپنے منافع سے ترقی دینا چاہیئے تھا بالکل تباہ حال ہے

وقف بورڈ میں اس قسم کی تقریباً پندرہ درخواستیں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف دی گئی ہیں۔

## مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف بریلی سے دوسرا فتوے

مولانا احسن الہدیٰ صاحب کے معتقدین نے مولانا مظفر دین صاحب قادری رضوی خلیفہ جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے ایک اور فتوے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف حاصل کیا۔ ان لوگوں نے مولانا مظفر الدین صاحب کو بلال اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا مفصل معاملہ تحریر کیا۔ اور بتایا کہ مولوی حبیب الرحمٰن

مولوی صاحب نے بلال کو کافر بتایا اس کے متعلق آپ کا کیا فرمانا ہے۔؟

اس کے جواب میں یہ فتوے ملا کہ:-

"جو مسلمان کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر بنائے اس پر خود حکم کفر عاید ہوتا ہے۔ مولوی صاحب کا سوال جاہلانہ ہے۔ لیڈروں سے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں"

ناظرین کرام! بلال اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے درمیان اللہ اور نور اللہ کے سلسلہ میں جو معاملہ چلا۔ اس کے لئے بلال حلف اٹھانے کو بھی تیار تھا۔ اس بات پر کہ اس نے نور اللہ کا لفظ استعمال کیا تھا۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی برادری کے معزز لوگوں نے بذریعہ اشتہار اس امر پر زور دیا کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں بلال کے ساتھ کھلے میدان میں مباہلہ کریں۔ کئی ایک اشتہارات میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور بلال کو مباہلہ کے لئے برسر عام آنا چاہیئے

ایک بے علم موٹر ڈرائیور کا مولوی صاحب کو مباہلہ کے لئے چیلنج کرنا اور مولوی حبیب الرحمٰن کی ہی برادری کے معزز اور تعلیم یافتہ لوگوں کا بلال کی تائید کرنا' یہ اس گستاخی اور نخوت کی سزا ہے جو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنے آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقابل ٹھہرا کر سرو میں یہ کہا کہ میں امام جماعت احمدیہ سے مباہلہ کروں گا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنی دانست میں اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے ایک بے علم موٹر ڈرائیور کے ذریعہ اس استکبار کو توڑ کر رکھ دیا۔ کیا خوب فرمایا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ع

کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

## مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی ایک اور ذلت و خواری پر خواری۔ بریلی سے ایک اور فتویٰ کا صدور

مولانا سید احسن الہدیٰ صاحب کے معتقدین نے ایک اور فتوے جو مولانا ظفر الدین صاحب قادری رضوی خلیفہ جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا ہے بہار کے علاقہ میں تقسیم کیا ہے فتوے نقل کرنے سے پیشتر اس کی کچھ تفصیل ناظرین کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ مولانا سید احسن الہدیٰ صاحب کے جد امجد مولانا سید تاج الدین صاحب نے آج سے قریباً ایک سو سال قبل "شہود وحدت" نامی ایک کتاب لکھی اس کی ایک روایت پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ مولانا سید تاج الدین صاحب کے صاحبزادے سید قمر الہدیٰ صاحب نے طباعت ثانی کے موقعہ پر حاشیہ میں اس کا جواب دیا۔

اس حاشیہ پر بھی کسی مولوی صاحب نے اعتراض کیا جس کا جواب مولانا سید تاج الدین صاحب کے [illegible] مولانا سید احسن الہدیٰ [illegible] معترض نے اس جواب کو تسلیم نہ کیا۔ جس پر مولانا سید احسن الہدیٰ صاحب کے معتقدین کی طرف سے یہ سارا معاملہ مولانا ظفر الدین صاحب قادری رضوی کی خدمت میں لکھ کر فتوے حاصل کیا گیا۔ یہ امر قارئین کرام ذہن نشین رکھیں کہ حاشیہ میں تحریر کردہ جواب پر اعتراض کرنے والے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دھام نگری ہی تھے چنانچہ مستفتی حافظ عبد الکریم صاحب ہزاری باغ نے مولانا ظفر الدین صاحب کو تحریر کیا کہ

اس حاشیہ کے لکھنے کے بعد ایک مولوی (حبیب الرحمٰن - ناقل) نے جو ہٹ دھرم ہے دن رات مقدمہ بازی میں کچہری جانا اس کا خاص کام ہے۔ نام و نمود کا شیدائی ہے۔ خواہ مخواہ مسلمانوں میں جنگ و جدال کا سبب بنا رہتا ہے۔ محشی پر یہ الزام لگایا ہے کہ محشی کو توبہ کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ بے ایمان مولوی جس کے بارے میں سنا ہے کہ اخبار میں نکلا تھا کہ وہ گول ٹوپی والوں سے میل جول رکھتا ہے وہ مولوی اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں اب فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے۔ محشی کا بیان کیا ہے اور محشی کے صاحبزادے (مولانا احسن الہدیٰ - ناقل) نے کیا تاویل کیا۔ حقیقت سے مطلع فرماویں یہ وہی ہٹ دھرم مولوی ہے جو فاتحہ کا چیز و نیازی بہانہ سے کر لوگوں کو روکتا بھی ہے۔ اس کا اعتراض محشی پر ہے۔

(نوٹ - گول ٹوپی اور لمبا ٹوپی کی اصطلاح اڑیسہ میں دیوبندیوں اور بریلویوں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ گول ٹوپی سے مراد دیوبندی ہیں۔ ناقل)

الجواب

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ بریلی شریف - حضرت مولانا علیہ الرحمۃ (مولانا سید تاج الدین صاحب - ناقل) اولیائے کاملین میں سے ہیں۔ ان کی تحریر خورسند ہے علاوہ بریں اس روایت میں کوئی بات خلاف شرع و عقل نہیں۔ رہا یہ کہ معترض کی نگاہ اس کتاب تک نہیں پہنچی جس سے مصنف قدس سرہ نے نقل فرمایا ہے تو یہ اس کی کم علمی کا باعث ہے وسعت نظر پیدا کریں اور سیر کی کتابوں کو خوب اچھی طرح سے مطالعہ کریں۔ اس کے علاوہ شبہ کا جواب حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے دام فیوضہ نے واضح فرمایا ہے اور اس پر شبہ کا جواب محشی کے صاحبزادے نے خوب واضح طور پر لکھا ہے جو حق طلب کے لئے کافی ہے اور خواہ مخواہ اعتراض کرنے کے لئے بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی ناکافی ہیں۔ ایسے لوگوں کو منہ نہیں لگانا چاہیئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفر اللہ لہ

۱۵ اکتوبر سنہ ۶۲ء

ہمیں اس امر سے بحث نہیں کہ جو روایت مولانا تاج الدین صاحب نے اپنی کتاب میں درج کی ہے اور اس کی جو تشریح مولانا سید قمر الہدیٰ صاحب نے کی ہے اور پھر اس کی جو وضاحت مولانا سید احسن الہدیٰ صاحب نے کی ہے وہ کہاں تک درست ہے۔ نہ اس بارہ میں بحث کرنا ہمارا موضوع ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ مباہلہ کے بعد مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے اپنے ہم عقیدہ علماء نے جو ان کی پیروں کی گدی سے تعلق رکھتے ہیں کس کس رنگ میں ان کے خلاف فتاوے صادر کئے کیا قرآن مجید کی روشنی میں ویذیق بعضکم باس بعض کے مطابق یہ عذاب شدید نہیں جس میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو مبتلا کیا گیا!

فاعتبروا

## مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی باڈی وارنٹ کے ذریعہ گرفتاری

۵ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء کو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو ایک اور زبردست ذلت سے دوچار ہونا پڑا۔ مولوی صاحب کے ذمہ کچھ سرکاری لگان قابل ادا تھا۔ جو ایک عرصہ سے وہ ادا نہیں کر رہے تھے جس کی بنا پر سرٹیفکیٹ آفیسر جناب کے ایم میگراج ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ فرسٹ کلاس نے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا باڈی وارنٹ (Body Warrant) جاری کیا۔ اور اس وارنٹ کے تحت گرفتار ہو کر ملاں صاحب حاکم موصوف کے سامنے کورٹ میں حاضر ہوئے۔ حاکم نے لگان داخل کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے روپیہ جمع کرنے کی ذمہ داری لی۔ حاکم نے حکم دیا کہ ان سے روپیہ وصول کر لیا جائے اور عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں سول جیل کے حوالہ کر دیا جائے۔

ناظرین! ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء کو سرزمین سرو میں مباہلہ ہوا اور یہ منگل کا دن تھا اور ۵ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء کو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بذریعہ باڈی وارنٹ گرفتار کئے گئے یہ بھی منگل ہی کا دن تھا۔!

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

ہم ابتداء میں اس امر کی وضاحت کر چکے ہیں کہ دراصل مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اس مباہلہ کے بانی مبانی تھے اور مولوی عبد القدوس صاحب وغیرہ کو بطور کٹھ پتلی انہوں نے آگے رکھا تھا اس لئے مطابق آیت لكل امرئ منهم ما اكتسب من الاثم والذي تولى كبره منهم له عذاب عظيم (سورہ نور رکوع ۲) یعنی ہر شخص کو جتنا اس نے گناہ کیا اس کی سزا مل جائے گی۔ اور جو شخص اس گناہ کے بڑے حصہ کا ذمہ دار تھا اس کو بہت بڑا عذاب ملے گا۔

اس لئے ضروری تھا کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بوجہ سرداری کے خدا تعالیٰ کی گرفت میں زیادہ آتے۔ اور وہ آئے جیسا کہ سابقہ سطور میں بتایا جا چکا ہے

## مولوی حبیب الرحمٰن صاحب پر ان حالات کا اثر

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب پر ان جملہ حالات و واقعات کا اثر ہونا ضروری تھا انہوں نے کوشش کی کہ کسی طرح ان حالات کو بدلیں۔ مگر ان کی ہر کوشش ناکام ہوتی گئی اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مطابق مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے لئے حالات زیادہ خراب ہوتے گئے۔ اور انہوں نے محسوس کیا کہ یہ حالات مباہلہ سرو کے بعد پیدا ہوئے ہیں اور ان سے مرزا غلام احمد صاحب کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ایک تقریر میں جو ۲۹ دسمبر سنہ ۶۲ء کو بھدرک میں کی برملا یہ کہا

"ایک فتنہ بلال اور سید احسن الہدیٰ کی طرف سے دھام نگر میں شروع ہوا ہے جو بھدرک میں بھی پھیل گیا ہے اور اس کا اثر ہمارا [illegible] تک ہے احسن الہدیٰ میرے خلاف گالی گلوچ کر رہے ہیں۔ اس فتنہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہندو۔ غیر مقلد۔ وہابی (دیوبندی) مہتابی اور قادیانی وغیرہ شامل ہو گئے ہیں۔"

تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ فتنہ ہمارے ہی ہم عقیدہ لوگ برپا کئے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ یہ فتنہ بپا کر کے مرزا غلام احمد کی صداقت کی تائید اس رنگ میں کر رہے ہیں۔ کہ لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ مباہلہ کے نتیجہ میں ہم پر آفت آئی۔ خیر اگر ہم باطل پر ہیں تو ہم پر آفت آئے اچھی طرح آئے۔"

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔ قدرت نے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی زبان سے یہ کہلوا دیا۔ کہ یہ فتنہ بپا کر کے ہمارے اپنے لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی تائید کر رہے ہیں اور حق تعالیٰ نے خود دشمن کی زبان سے یہ گواہی دلا دی کہ مباہلہ کے نتیجہ میں اس پر آفت آ گئی۔

قل جاء الحق وزهق الباطل
ان الباطل كان زهوقا

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو ان کے بعض معتقدین مجاہد ملت کے نام سے یاد کیا کرتے ہیں۔ مگر یہ مجاہد ملت جماعت احمدیہ کے بالمقابل ایک روحانی جنگ میں شکست فاش کھا کر اور خدائی تیروں کی متواتر بوچھاڑ سے جاں بلب ہو چکا ہے۔ سچ ہے ؎

جو خدا کا ہو اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

باقی آئندہ

## درخواست دعا

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کٹک اپنی اور اپنے خاندان کے جملہ افراد کی صحت و سلامتی کے لئے اور مشکلات سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار عبد القادر اعوان درویش قادیان

# شذرات

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

## ملیشیا

خواجہ حافظ نے کہا ہے کہ ~

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

بات تو یہ بالکل درست ہے لیکن آجکل جب سیاست ہی قوم کا اوڑھنا بچھونا ہو گیا ہے حافظ شیرازی کے قول پر کیسے عمل کیا جائے؟ خدا نیوز ایجنسی والوں کا بھلا کرے کہ آج اگر کوئی چھوٹی سی بات بھی کسی دور دراز علاقے میں ہو جائے وہ اگر چاہیں تو آناً فاناً ساری دنیا میں خبر پھیلا دیں۔ بھلا یاجوج ماجوج کے اس دور میں جب کہ لوگوں کے کان اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ وہ ایک کان بچھاتے اور ایک کان اوڑھتے ہیں، مجھ جیسا آدمی دنیا کے احوالِ سیاست سے کیسے بے خبر رہے!

یوں تو آجکل سیاست کے درخت میں بہت سی شاخیں لگ گئی ہیں اور سیاسی پرندوں کو بہت سے بال و پر نکل آئے ہیں۔ ایٹمی تجربات برپا ہیں۔ مغربی برلن، کیوبا، بیفا، لداخ اور کشمیر وغیرہ وغیرہ۔ اور دنیا کے اکثر چھوٹے بڑے ممالک ان اکھاڑوں پر دو نری اسٹائل کشتیاں لڑنے میں مشغول ہیں۔ لیکن میری توجہ اس وقت ملیشیا کی طرف ہے۔ کچھ دنوں پہلے اخباروں کو انڈونیشیا کے عنوان سے زینت دی جاتی تھی۔ مگر اب اس کی جگہ ملیشیا کے لفظ نے لے لی ہے۔ یہ لفظ بھی عجیب ہے۔ ملیشیا پہلے تو میں سمجھا کہ شاید یہ ملیچھوں کے کسی ملک کا نام ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس لفظ کو ترتیب دینے میں بڑے بڑے جتن کرنے پڑے ہیں۔ کئی ممالک کو کرید کاٹ کر ایک ملک بنایا گیا ہے۔ اور اسی کا نام ہے "ملیشیا"

سیاسی کھیل بھی کتنے نیارے ہوتے ہیں کل تک تو ملک کی تقسیم کی جاتی تھی۔ برصغیر ہند کو کاٹ کر ایک نیا ملک پاکستان بنایا گیا جرمنی کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا۔ اور وہ مشرقی و مغربی جرمنی کہلایا۔ ویٹ نام کے دو حصے کئے گئے۔ شمالی ویٹ نام۔ اور جنوبی ویٹ نام۔ اسی طرح کوریا کی بھی شمالی و جنوبی میں تقسیم کی گئی۔ فلسطین کو دو حصوں میں بانٹا گیا۔ یعنی کل تک بانٹ بخرے کا دور تھا اب اتحاد اور ملاپ کا دور شروع ہوا ہے۔ پہلے صدر ناصر نے مصر اور شام کو ملا کر متحدہ عرب جمہوریہ کی بنیاد ڈالی مگر تعجب تو ان فرنگیوں پر ہے جو ابھی تک اپنے بندر بانٹ میں ہی مشہور تھے۔ اب انہوں نے چند ملکوں کو ملا کر ایک نئے ملک ملیشیا کو جنم دیا ہے۔!

ملیشیا چار ممالک یعنی ملایا، سنگاپور، شمالی بورنیو اور ساراواک کے ملاپ کا نام ہے میرے ایک دوست جو ڈال ڈال کی بجائے پات پات چلا کرتے ہیں۔ وہ ملیشیا کی اس تفصیل سے بڑے جز بز ہوئے۔ وہ ملیشیا کے ہر حرف سے ایک ملک کی طرف اشارہ کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ اس میں سو فیصد کامیابی تو پاکستان کے جینئس دماغ کو بھی نہیں ہوئی! پاکستان میں اس کے آدھے دھڑ یعنی "بنگال" کی طرف کوئی اشارہ ہی نہیں۔ اس دوست کا اصرار یہ تھا کہ ملیشیا کی ہیئت ترکیبی بتاتی ہے کہ ملایا اور انڈونیشیا کو اس وفاق میں ملایا گیا ہے۔

اس دوست کا خیال کچھ کچھ ٹھیک تھا دراصل اتحاد تو ملایا اور انڈونیشیا ہی کا ہونے والا تھا اسی مقصد سے دونوں ملکوں کے سربراہ ملے بھی تھے۔ مگر ٹھیک وقت پر انڈونیشیا نے اس وفاق میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ جس طرح امریکہ اشتراکی چین کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ لیکن برطانیہ نے انڈونیشیا کی مخالفت کے باوجود ان چاروں ملکوں کو ملا جلا کر اس میں اپنی سیاسی کیل ٹھونک دی۔ اگرچہ انڈونیشیا کی مخالفت کے باعث رہ رہ کے اس کی چولیں ڈھیلی ہوجاتی ہیں۔

"ملیشیا" کا نام سن کر پہلے میں یہ سمجھا کہ چلو چلتے چلتے برطانیہ بھی ایک کارِ خیر کر گئی۔ مشرقِ بعید کے بہی خواہوں میں ان کا نام بھی آ جائے گا۔ مگر میری اس غلط فہمی کا بہت جلد ازالہ ہو گیا اور معلوم ہوا کہ برطانیہ نے ملیشیا کو تشکیل دے کر بھی مشرقِ بعید میں ایک نیا سیاسی کھیل رچایا ہے۔ یعنی اشتراکی چین کے سیلاب کو روکنے کے لئے ان چار ملکوں کی یہ دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ یہ جو ایک کہاوت ہے کہ

"چڑھ جا بچہ سولی رام بھلی کریں گے"

اس وقت مغرب اور امریکہ کی طرف سے ہم ایشیائیوں کو یہی دعا دی جا رہی ہے۔

اشتراکی دیوتاؤں کا جیسا ڈیل ڈول ہے امریکہ اور اہلِ مغرب نے اس سے بچنے کے لئے چلہ بھی اتنا ہی لمبا کھینچا ہے۔ کوریا اور جاپان سے لے کر ملیشیا، سنہ ویاک، ایران و ترکی تک ایک لکیر کھینچ دی ہے۔ کہ وہ دیوتا یہ لکیر پھاند کر ادھر نہ آنے پائے۔ اہلِ مغرب اور امریکہ کا یہ چلہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ اشتراکی دیوتا ہر چند چنگھاڑتا اور دھاڑتا ہے مگر وہ لکیر پھاند کر ایشیا میں آنے کی ہمت نہیں کرتا ہے۔ ملیشیا کی نئی دیوار دیکھ کر تو اشتراکی رہنما ضرور ایک نئی فکر میں مبتلا ہو گئے ہوں گے۔

ملیشیا کے سربراہ تنکو عبدالرحمٰن اشتراکیت دشمنی میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ یوں تو صدر سوکارنو بھی اپنے ملک کی کمیونسٹ پارٹی کے بڑے مخالف ہیں مگر ملیشیا کی تشکیل انہیں ایک آنکھ نہیں بھائی ہے۔ جکارتا میں اس کے خلاف جیسا زبردست مظاہرہ ہوا اور برطانوی سفارت خانہ اور برطانوی املاک کو جس طرح نقصان پہنچایا گیا اس سے ملیشیا کے خلاف ان کے سخت ردِ عمل کا پتہ لگتا ہے۔

آجکل کے سیاسی رہنما جتنی جلد سیاسی مخالفت میں حدِ اعتدال سے گذر جاتے ہیں صدر سوکارنو کا ردِ عمل اس کی ایک مثال ہے۔ اگر یہ دونوں رہنما ملیشیا کے وفاق پر متفق ہو جاتے تو مشرقِ بعید میں ایک خوشگوار انقلاب آ سکتا تھا۔

کہتے ہیں کہ ابھی جن چار ممالک کو ملا کر ملیشیا کا وفاق قائم کیا گیا ہے یہ چاروں ایشیا کے سب سے خوشحال ممالک ہیں۔ خصوصاً ملایا کہ اس کے ہر فرد کی آمد کی سالانہ اوسط دنیا کے بڑے سے ملک کے ہر فرد کی اوسط آمد سے کئی گنی زیادہ ہے اس کی مجموعی آبادی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ جن میں چالیس فیصدی چینی نسل کے لوگ ہیں مگر کمیونسٹ چین کے مخالف۔ اور ۶۰ فیصدی میں ملایائی اور وہ ہندوستانی یا پاکستانی ہیں جو کئی پشتوں سے وہاں جا کر آباد ہو گئے ہیں

ملیشیا کے یہ قدرتی ذرائع اور قیمتی وسائل دیکھ کر یہ مشورہ دینے کو جی چاہتا ہے کہ دونوں سربراہ اس وفاق میں شامل ہو کر مشرقِ بعید کے اس خطے کو جنتِ ارضی بنا دیں مگر پھر خواجہ حافظ کی یہ نصیحت یاد آ جاتی ہے کہ

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

## مسلم پرسنل لا

عموماً اسلامیانِ ہند کی طرف سے وزیرِ قانون کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا گیا کہ حکومتِ ہند مسلمانوں کے خلافِ مرضی "مسلم پرسنل لا" میں کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاہتی۔

لیکن اسی کے ساتھ اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ تحریکِ آزادی کے دور میں قوم پرور مسلمانوں کی طرف سے جو مطالبات پیش کئے گئے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک "دار القضاء" قائم کیا جائے گا۔ جس میں مسلمانوں کے معاملات کا اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ ہوا کرے گا۔ تحریکِ آزادی کے رہنماؤں نے کانگرسی مسلمانوں کے اس مطالبے کو منظور کر لیا تھا۔

پھر ۳۹-۱۹۳۸ء میں قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی پنڈت جواہر لال نہرو سے مسلم پرسنل لا کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور ہمارے وسیع النظر وزیرِ اعظم نے یہ مطالبہ بلا جھجک منظور کر لیا۔

لیکن جب تقسیمِ ہند کے بعد سیاست کی چوالی ہوا چلی تو مسلمانوں کی ہر چیز الٹ پلٹ کے رہ گئی۔ زبان جیسا سیدھا سادا مسئلہ بھی الجھے ہوئے دھاگے کی طرح الجھ کے رہ گیا۔ بھلا اس کس مپرسی میں "مسلم پرسنل لا" کا کون محافظ تھا۔ یہ تو دستورِ ہند کی لپیٹ میں آنے ہی والا تھا۔ کہ بعض وقت شناس کانگرسی رہنماؤں نے ہوشیاری سے کام لیا اور اس میں ترمیم و اصلاح کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس وقت کانگرس کی بڑھتی ہوئی غیر مقبولیت میں اضافہ نہ ہو ہمیں فوری طور پر کانگرسی رہنماؤں کے اس تدبر و فراست سے خوشی ہوئی۔ خدا کرے کہ اقلیت کی تہذیب و ثقافت میں دست درازی کا اکثریت کو جو خبط پیدا ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے۔

اگرچہ دستورِ ہند میں ہر قوم کی تہذیب و ثقافت کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے مگر حکومت کی پالیسی یہ بتاتی ہے کہ یہ تمام تہذیبوں کو مٹا کر ایک ہندوستانی تہذیب کو جنم دینا چاہتی ہے۔ پرانے دستور اور سماج میں تو حکومت کی اس پالیسی کو کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن محنت کشوں کا جو طبقہ ابھر رہا ہے اس میں اس نئی تہذیب کے کچھ آثار نظر آ رہے ہیں۔ حکومت ان صنعتی اداروں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے جو مزدوروں کو اس طرح آباد کرتے ہیں کہ وہ خود اور ان کی تہذیب سب مٹ مٹا کر ایک نئی مخلوق عالمِ وجود میں آ جاتے۔ ظاہر ہے کہ یہ مزدور ہوتے ہیں اور ان کی مجبوریوں سے بہت کچھ ناجائز فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ان حالات میں کہ حکومت ہر قوم کی خصوصیات کو مٹا کر ایک نئی برادری جنم دینے کی فکر میں ہے نہیں کہہ سکتے کہ مسلم پرسنل لا کی جداگانہ حیثیت کب تک برقرار رکھی جائے گی۔

دستورِ ہند میں اس کی گنجائش پہلے سے رکھی گئی ہے اور ہندو کوڈ بل کے بعد ایک سول کوڈ بنانے کی بھی اجازت دی گئی ہے جس میں تمام اقلیتوں کے ذاتی قوانین ایک ضابطہ کے ماتحت لائے جا سکتے ہیں۔

## شراب بندی

تحریکِ آزادی کے دور میں کانگرس نے ہندوستانی عوام سے جو وعدے کئے تھے ان میں ایک "شراب بندی" کا وعدہ بھی تھا۔ حکومت اپنا یہ وعدہ پورا کرنے میں تن من دھن سے لگی ہوئی ہے خصوصاً مہاراشٹر کی حکومت تو کئی سالوں سے ڈنڈے کے زور پر شراب بندی کا قانون نافذ کر رہی ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ یہ اس کارِ خیر میں تمام ریاستوں سے بازی لے جائے۔ ہمیں شراب بندی کی مہم دیکھ کر دوہری خوشی ہوتی ہے ایک تو یہ ایک مستقل نیکی دوسرا "وفائے عہد"۔ پولیس اور قانون کے زور سے حکومت وہ وعدہ پورا کرنا چاہتی ہے جو تحریکِ آزادی کے دوران کیا گیا تھا۔

بس اس وقت شراب بندی کا تحریک کے نتائج کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ ابھی تک یہ سو فیصد ناکام بھی جا رہی ہے۔ اور بمبئی کے بادہ نوش اور بادہ فروش تو اس تحریک کے مقابل ایسی ذہانت اور پر اسرار ترکیبوں سے کام لیتے ہیں کہ دیکھنے اور سننے والے انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں۔

ہمیں کہنا یہ ہے کہ کاش حکومت ان وعدوں میں بھی اپنے قول کی اتنی ہی دھنی ثابت ہوتی جو تحریکِ آزادی کے دور میں مسلمانوں سے کئے گئے تھے!

# متحدہ ہندوستان میں مسیحیت اور اس کا دفاع

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

قسط نمبر ۷

## یعقوب حواری کا خط

نئے عہدنامے میں ایک خط خداوند یسوع مسیح کے مقدس حواری یعقوب کا بھی ہے۔ وہ اپنے خط میں پولوس رسول کے خیال کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:-

"اے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ۔ کیا ایسا ایمان نجات دے سکتا ہے؟ اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور ان کو روزانہ روٹی کی کمی ہو اور تم میں سے کوئی ان سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو۔ مگر جو چیزیں تن کے لئے درکار ہیں وہ انہیں نہ دے تو کیا فائدہ؟

اسی طرح ایمان بھی اگر اس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے۔ بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تو تو ایماندار ہے اور میں عمل کرنے والا ہوں۔ تو اپنا ایمان بغیر اعمال کے تو مجھے دکھا اور میں اپنا ایمان اعمال سے تجھ کو دکھاؤں گا۔ تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ خیر اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں مگر اے نکمے آدمی! کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے"

(یعقوب ۲/۱۴-۲۰)

مقدس یعقوب کا یہ خط شروع سے سارے کا سارا پڑھنے کے قابل ہے۔ اس خط سے ظاہر ہے کہ یہ کسی نبی کی درسگاہ سے فیض یافتہ آدمی کی تحریر ہے۔ انہوں نے اس خط میں افراط و تفریط سے دامن بچایا ہے۔ اور ایک حقیقت پسند انسان کے طور پر کلام کیا ہے۔ شیطان کے ایمان کی مثال تو خوب دی ہے۔ واقعی اس میں ہم سب کیلئے بھی درسِ عمل ہے۔

## پطرس کی تنبیہ

مقدس یعقوب کے علاوہ نئے عہدنامے میں مقدس پطرس۔ یوحنا اور یہودا کے خطوط بھی ہیں یہ سارے وہ مقدس حواری ہیں جنہوں نے باقاعدہ حضرت مسیح کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ مگر ان حواریوں میں سے کسی نے شریعت کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی بلکہ پطرس رسول نے اپنے دوسرے خط ۳/۱۵-۱۷ میں پولوس کی ان گول مول باتوں پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور مسیحیوں کو ان سے ہشیار رہنے کی تاکید کی ہے۔

یہ تو نئے عہدنامے کی اندرونی شہادتیں ہیں اگر ہم دوسرے خارجی ثبوت کی تلاش کریں تو "وادیٔ قمران" سے جو صحیفے برآمد ہوئے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پولوس اپنی انہی گمراہ کن باتوں کے باعث جناب یسوع مسیح کے برگزیدہ حواریوں کے درمیان ایک گمراہ اور بددین آدمی کے نام سے مشہور تھا۔

## تاکیدِ عمل

پولوس رسول کی حق پوشی اس سے ظاہر ہے کہ اس نے شریعت کے خلاف جابجا پرانے عہدنامے کے مبہم سے حوالے تو دئے ہیں۔ لیکن حضرت یسوع مسیح کا یہ قول بھولے سے بھی ان کی زبان پر نہیں آیا کہ

یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں، ایک نقطہ یا شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو شخص ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا تو وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ (متی ۵/۱۷-۲۰)

اسی طرح متی کے انیسویں باب میں بھی آپ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ توراۃ کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے

میرا خیال ہے کہ پولوس رسول کا جو حال ہے اسے دیکھ کر جناب یسوع مسیح کہتے ہوں گے کہ "من چہ می گویم و طنبورۂ من چہ می سراید"

## فلسفۂ وحدت الوجود

پولوس رسول نے دائرۂ مسیحیت میں آنے کے بعد جو یہ مسلک اختیار کیا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یونانیوں کے میل ملاقات سے کہیں ان کے کانوں میں فلسفۂ "وحدت الوجود" کی بھنک پڑ گئی تھی۔ مگر یہ فلسفہ جتنا گہرا اور جتنے وسیع معانی پر مشتمل ہے پولوس کا دماغ نہ اس وسعت کا احاطہ کر سکا نہ اس کی طبیعت اتنی گہرائی میں غوطہ لگا سکی۔ اس لئے اس نے ناقص العقل اور ناسمجھ وجودیوں کی طرح فوراً شریعت کے خلاف ایک نعرہ لگا دیا۔ وجودیوں کا یہ قول کہ

ہم خدا میں جیتے چلتے پھرتے اور موجود ہیں

یہی قول پولوس کی طرف منسوب کر کے رسولوں کے اعمال ۱۷/۲۸ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ نامختونوں میں پولوس رسول کی مقبولیت کا حقیقی سبب یہی ہے۔ ہندوستان یونان اور روم ہر جگہ کے عوام و خواص میں یہ فلسفہ ہمیشہ مقبول رہا ہے۔

## خواص کی دلچسپی کا سبب

اس فلسفہ میں خواص کی دلچسپی کا سبب یہ ہے کہ اس میں خدا اور بندے کو اپنے اپنے مرتبہ سے کچھ گھٹا اور کچھ بڑھا کر ایک تخت پر بٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خدا کو مرتبۂ الوہیت سے کچھ گھٹایا جاتا ہے اور بندے کو مرتبۂ عبودیت سے کچھ بڑھایا جاتا ہے اور اس طرح ایک جگہ پہنچ کر دونوں کا اتصال ہو جاتا ہے۔ عموماً شاعروں اور فلسفیوں کے وجودی ہونے کا سبب یہی ہے کہ ان دونوں کے خیالات میں زورِ پرواز کی کثرت زیادہ ہوتی ہے اس لئے انہیں یہ فلسفہ بہت اپیل کرتا ہے۔

## عوام کی دلچسپی کا باعث

اور عوام کو اس فلسفہ سے اس لئے دلچسپی ہوتی ہے کہ اس میں جابجا ابہام اجمال اور اغلاق پایا جاتا ہے۔ اور عوام کو اس قسم کی گول مول اور دور از کار باتیں بہت پسند آتی ہیں۔ ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بعض کامل صوفیاء نے بھی محض اس لئے کچھ کچھ وجودی طریق اختیار کیا کہ ان کی تحریک عوام میں مقبول ہو جائے۔ برصغیر ہند و پاک میں سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں نے جو ذرا زیادہ وجودی رنگ اختیار کیا اس کی وجہ یہی تھی اور یہی رنگ اختیار کرنے کے بعد ہند و پاک میں سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی قبولیت حاصل ہوئی۔ ہمیشہ 'وحدت الوجود' 'وحدت الشہود' سے 'ہمہ اوست' 'ہمہ از اوست' سے اور 'ادویت واد' 'دویت واد' سے زیادہ مقبول رہا ہے بھلا پولوس تو اس رجحانِ طبع سے فائدہ اٹھانے میں کیونکر چوک سکتا۔ اگر پولوس خداوند یسوع مسیح کی بشارت دیتے وقت ان کو "ابن اللہ" کہنے کی بجائے عبدِ کامل کہتا تو شاید نامختونوں کو کبھی تحریکِ مسیحیت کی طرف مائل نہ کر سکتا کیونکہ اس طرح اس تحریک میں ان کے لئے کوئی خاص بشارت نہیں تھی۔ اسی طرح اگر وہ احکامِ شریعت کی پابندی پر زور دیتا تو نامختون اس کی دعوت کو شریعت کے ترازو پر تولتے۔ اور اس صورت میں وہ بالکل غیر معتبر ثابت ہوتا۔ اس لئے اس نے ہشیاری کی اور درمیان سے شریعت کا واسطہ ہی ہٹا دیا۔ اور اس مقصد میں اس کو وجودی مسلک سے مدد ملتی تھی اس لئے نام نہاد وجودیوں کی طرح محض فضل اور بشارت کا وعظ شروع کر دیا۔

## پولوس پر یونانی اثرات

اس جگہ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ رومیوں سے پہلے یروشلم پر یونانیوں کی حکومت تھی بخت نصر جس نے چھ سو سال قبل مسیح یروشلم اور ہیکل کو تباہ کیا وہ یونانی ہی تھا۔ یونانی اپنے علم اور فلسفہ میں یکتائے روزگار مانے گئے ہیں۔ اکثر ممالک ان کے فلسفہ سے متاثر تھے خصوصاً جہاں ان کی حکومت قائم ہوئی اس ملک کا یونانی فلسفہ سے متاثر ہونا ایک طبعی امر تھا۔ دو ڈھائی سو سال قبل مسیح یروشلم پر ایسا وقت بھی آیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ موسوی شریعت یونانی فلسفہ میں جذب ہو جائے گی۔ یہودیوں میں "مسکابیوں" کا جو فرقہ ظاہر ہوا یہ اصل میں فلسفۂ یونان کے اثر و نفوذ کا رد عمل تھا۔ یہ جماعت موسوی شریعت کو یونانی فلسفہ کی زد سے محفوظ رکھنا چاہتی تھی۔ اس حالت میں پولوس کا یونانی اثرات سے محفوظ رہنا خلافِ عقل ہے

ج۔ آر ڈمیلو کی کامنٹری میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ پولوس یروشلم یونیورسٹی کا فاضل تھا۔ اور یہودی ازم کے ساتھ ساتھ اس پر یونانی اثرات بھی تھے۔

## سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

پولوس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے وہ یہاں درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں

"نصاریٰ کے موجودہ مذہب کو ہم عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے یہ دراصل پولوسی مذہب ہے ان کی وہ تمام باتیں جو شریعتِ موسوی کے خلاف ہیں پولوس کی ایجاد ہیں۔ جیسا کہ ایک یہودی فاضل نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ موجودہ مذہب نصاریٰ جس میں شریعت کا کوئی پاس نہیں اور سور کھانا اور غیر مختون رہنا تمام باتیں شریعتِ موسوی کی مخالف ہیں یہ باتیں اصل میں پولوس کی ایجاد ہیں اس واسطے ہم اس مذہب کو عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ دراصل یہ پولوسی مذہب ہے۔"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء)

# آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو رہا ہے

| نمبر خریداری | اسمائے خریداران | تاریخ اختتام چندہ |
|---|---|---|
| ۱۰۰۶ | مکرم سیٹھ غلام قادر صاحب سکندر آباد | ۲۸ - ۹ - ۶۳ |
| ۱۰۱۴ | " احمد النبی صاحب اڑیسہ | " |
| ۱۰۱۵ | " مولوی سید حسین صاحب کنڈور | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |
| ۱۰۳۳ | " انچارج صاحب احمدیہ دار التبلیغ الحق بلڈنگ بمبئی | ۲۸ - ۹ - ۶۳ |
| ۱۰۴۶ | " پیر عبد الجلیل صاحب شیموگہ | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |
| ۱۰۴۹ | " ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب پام ولا بہار | " |
| ۱۰۵۳ | مکرمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو بمبئی | ۲۸ - ۹ - ۶۳ |
| ۱۰۵۵ | مکرم شیخ بنی اسماعیل صاحب مہوکھنڈار | " |
| ۱۰۵۶ | " ارمان علی خاں صاحب احمد آباد بمبئی | " |
| ۱۰۵۹ | " مراد صاحب شیموگہ | " |
| ۱۰۶۰ | مکرمہ مسنر محمد صاحب مدراس | " |
| ۱۰۷۹ | مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب موٹلے بنی ماٹینز | " |
| ۱۰۸۱ | " شیخ اختر حسین صاحب شیموگہ | " |
| ۱۰۸۲ | " محمد ابراہیم صاحب سلواہ کشمیر | " |
| ۱۰۸۳ | " محمد صاحب داد خاں صاحب کانپور | " |
| ۱۰۸۵ | " مولوی فضل الرحمٰن صاحب خوردہ اڑیسہ | " |
| ۱۰۸۷ | " ایس اے کیو سیف الدین صاحب بالیسر اڑیسہ | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |
| ۱۰۹۱ | " عبد الصمد صاحب مجد ماتی میسور | " |
| ۱۰۹۵ | " قریشی محمد ناصر صاحب بریلی | " |
| ۱۱۱۵ | " رشید احمد صاحب عادل آباد | ۲۸ - ۹ - ۶۳ |
| ۱۱۱۶ | " خواجہ عبد الحمید صاحب حویلی کشمیر | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |
| ۱۱۱۹ | " مبشر احمد صاحب سعدی پور مونگھیر | " |
| ۱۱۳۲ | " نور الدین الہ دین صاحب حیدر آباد | " |
| ۱۱۴۵ | " ای زی عبد العزیز صاحب مدرسہ احمدیہ کوڈالی | " |
| ۱۱۷۶ | " انچارج صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ | " |
| ۱۲۰۸ | " فضل الرحمٰن صاحب چودوار | ۲۸ - ۹ - ۶۳ |
| ۱۲۱۳ | مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ بارہ ہٹ کیندرہ باڑا | " |
| ۱۲۱۶ | مکرم ناصر احمد صاحب نلگنڈہ دکن | " |
| ۱۲۵۴ | مکرمہ نجمی مبارکہ صاحبہ تاتار پور | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |
| ۱۲۶۳ | مکرم سید عبد الرزاق صاحب بنگلور | " |
| ۱۲۶۵ | " محمد تقی صاحب اگول | " |
| ۱۲۹۶ | " محمد امام صاحب غوری حسن منزل یادگیر | ۲۸ - ۹ - ۶۳ |
| ۱۲۹۷ | " محمد قاسم صاحب مینجر چاند مارک بیڑی اڈکور | " |
| ۱۲۹۸ | " ایم اے رحمان صاحب بنگلور | " |
| ۱۲۹۹ | " عبد المجید صاحب راشد مجید صاحب معرفت سیٹھ محمود احمد صاحب کلکتہ | " |
| ۱۳۰۱ | " حاجی فضل حسین صاحب آزاد صحرائی۔ پروڑی گوجراں | " |
| ۱۳۰۸ | " عبد المجید صاحب ٹیلر کلور | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |
| ۱۳۱۳ | " محمد صالح صاحب کرناگاپلی۔ اڑیسہ | " |
| ۱۳۲۰ | " فضل حسین صاحب سوناگلی پونچھ | ۲۸ - ۸ - ۶۳ |
| ۱۳۳۴ | " سرفراز علی صاحب ہیڈ ماسٹر سومان پلی | ۲۸ - ۱۰ - ۶۳ |

مندرجہ بالا تمام خریداران بدر کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی اولین فرصت میں چندہ اخبار بدر مبلغ سات روپے ارسال کر کے ممنون فرمائیں اگر آئندہ اخبار بدر جاری رکھنے کا ارادہ خدانخواستہ نہ ہو تب بھی ایک کارڈ کے ذریعہ سے اطلاع دے دیں اگر اس اعلان کے بعد ایک ماہ کے اندر چندہ نہ آیا اور اطلاع بھی نہ آئی تو مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

**مینجر اخبار بدر قادیان**

**درخواست دعا:-** از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ

مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہار ایک مخلص نوجوان ہیں۔ قریباً نو ماہ کے عرصہ سے متواتر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دینی کاموں کی سرانجام دہی میں مخلصانہ محنت اور کوشش کرتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

## حفاظ جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

رمضان المبارک کا مہینہ جیسے جیسے قریب آ رہا ہے مختلف جماعہائے ہندوستان کی طرف سے اس امر کا شدت سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ مرکز ان جماعتوں کے لئے برائے نماز تراویح حفاظ مہیا کرے لہٰذا نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ سے جماعت کے تمام حفاظ سے گزارش کرتی ہے کہ وہ اس مبارک مہینہ میں اپنی خدمات نظارت ہذا کو پیش کریں۔ نظارت ہذا جماعتوں کے مطالبہ کے پیش نظر ان کے تقرر کا فیصلہ کرے گی۔ متعلقہ جماعتیں آمد و رفت کا کرایہ ادا کریں گی اور مناسب حال خدمت بھی کریں گی۔ لہٰذا نظارت ہذا جماعت کے حافظ قرآن احباب سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں

**ناظر تعلیم و تربیت قادیان**

## کیا آپ چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

اگر نہیں تو ہمارا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر دور دراز علاقوں سے جو مخلصین تشریف لاتے ہیں وہ حقیقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور یہ ہمارا اور آپ کا مشترکہ فرض ہے کہ ان مہمانوں کی مہمانداری اور تواضع کریں۔ اس مشترکہ فرض میں سے مرکز کے ذمہ یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے مرکزی انتظامات کو مکمل کرے۔ اور آپ حضرات کے ذمہ یہ ہے کہ ان تمام انتظامات کے اخراجات مہیا کریں۔

مرکز نے ابھی سے ایسے انتظامات شروع کر دئے ہیں۔ آپ اپنے فرض کی ادائیگی کا جلد انتظام کریں۔ تاکہ ان انتظامات میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

جملہ صدر صاحبان اور عہدیداران مال سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ دے کر جلسہ سالانہ سے قبل چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں ارسال فرما دیں۔

**ناظر بیت المال قادیان**

## زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اور کوئی بھی دوسرا چندہ اس شرعی فریضہ کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ مومنوں کے مالوں کے پاک کرنے اور بڑھانے کا موجب ہوتی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ (سورہ روم) یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دو گے تو یاد رکھو کہ اس طرح ادا کرنے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں

زکوٰۃ کی رقوم ہمیشہ مرکز میں وصول ہو کر مرکزی انتظام کے ماتحت تقسیم کی جاتی ہیں لہٰذا صاحب نصاب دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ جلد جائزہ لے کر زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں ارسال فرمائیں۔

**ناظر بیت المال قادیان**

## لیڈر بقیہ صـ۲

مضمون کے آخر میں مدیر صدق کے "بے بسی" والے نوٹ کے آخری فقرہ پر بڑے جوش سے طنزیہ رنگ میں دیوبندی مولوی صاحب نے اپنے اندرونے کو اس طرح ظاہر کیا ہے:-

"مولانا دریابادی صاحب کو واضح رہنا چاہیئے کہ ایسا نہیں۔ کبھی نہ ہوگا۔ بخدا ہرگز نہ ہوگا۔ أَيَنْقُصُ الدِّينُ وَأَنَا حَيٌّ۔ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے مقابلہ میں علماء امت ایں معنی تو ابتک "بے بس" ہیں کہ ان ایمان باختہ لوگوں پر شرعی تعزیر جاری نہیں کر سکتے کہ اس کے لئے سلطنت شرط ہے۔ اب یہ مزید "بے بسی" جس کا مولانا دریابادی پرخلوص مشورہ دیتے ہیں یہی ہے کہ جس طرح علمائے کرام ہاتھ روکنے کے لئے بے بس ہیں زبان و قلم کو روک کر بھی بے بس ہو جائیں" (صـ۱۲)

کس قدر زہر آلود ہے اس پاکستانی مولوی کی یہ عبارت، جو پاکستان میں بیٹھا ہوا ہندوستان کے پرامن ماحول کو بگاڑنا چاہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کبھی بھی اس کی ایسی ظالمانہ آرزوؤں کو پورا نہ ہونے دے گا۔ بلکہ وہ اپنی برگزیدہ جماعت کو ہمیشہ ہی اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ اور ان حاسد و بدخواہ مولویوں کی آنکھوں کے سامنے اسے ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے گا۔ تا آنکہ اپنے اسلاف کی طرح وہ اس دنیا سے نامراد جائیں گے۔ اور بعد میں آنے والی نسلیں ان کو اسی طرح یاد کریں گی جس طرح زمانہ میں حق کے معاندوں اور مخالفوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ !!

**درخواست دعا۔** مکرم برادرم بدر الدین صاحب عاقل درویش کے والد صاحب میو ہسپتال لاہور میں بیمار ہیں صحت کے لئے دعا فرمائیں

عبد الرشید نیاز درویش قادیان

## خبریں

واشنگٹن - ۲۱ اکتوبر - امریکہ کے مشرق بعید میں شعبہ سراغرسانی نے بتایا ہے کہ روسی ساخت کے فالتو پرزے نہ ملنے کی وجہ سے کمیونسٹ چین کی جیٹ ہوائی فوج کے آدھے جہاز بیکار پڑے ہیں۔ فارموسا نے بھی ان خبروں کی تصدیق کی ہے

رباط - ۲۱ اکتوبر - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مراکو کے شاہ حسن نے الجیریا کی سرحد پر جنگ بند کرنے کے سلسلہ میں گھانا کے صدر ڈاکٹر انکرومہ کی اپیل منظور کر لی ہے۔ ڈاکٹر انکرومہ نے مراکو کے شاہ حسن اور الجیریا کے صدر بن باللہ سے اپیل کی تھی کہ وہ افریقہ کے اتحاد کے پیشِ نظر سرحد پر جنگ بند کر دیں۔

روم - ۲۱ اکتوبر - پاپائے اعظم نے چین کے لیڈروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے باشندوں کی مذہبی آزادی بحال کریں - وہ ویٹے کن سٹی میں ایک تقریب میں تقریر کر رہے تھے - انہوں نے کہا کہ چین میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی جو بری حالت ہے اس پر مجھے بڑا دکھ ہے۔

نئی دہلی - ۲۱ اکتوبر - پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ اگر ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری پر کنٹرول نہ ہوا تو دنیا تباہ ہو جائے گی۔

## ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکیم قریشی مختار احمد صاحب مالک یونانی دواخانہ مسیح الملک امین آباد پارک (منیمر مینشن) لکھنؤ کو انکی بعض بے ضابطگیوں کی وجہ سے اخراج از جماعت احمدیہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب ان کے ساتھ کسی قسم کا جماعتی تعلق نہ رکھیں

ناظر امور عامہ
صدر انجمن احمدیہ قادیان

## تقرر عہدیداران

یہ تقرر اپریل ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے:-

شیندرہ وپونچھ شہر
سیکرٹری مال مکرم عبد المجید صاحب
ٹارسٹر یونچھ - جموں

اور مکرم محمد ابراہیم صاحب کا استعفا منظور کیا جاتا ہے

ناظر اعلیٰ قادیان

### درخواست دعا:-

میری بھتیجی عزیزہ فرحت عرب میں اور اخویم ڈاکٹر غلام نبی صاحب جمبہ کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ملک صلاح الدین - قادیان

## آٹھ عدد گیس لیمپوں کی ضرورت

مرکزی مساجد میں بعض اوقات بجلی کی رو بند ہو جانے سے موم بتیوں کا انتظام کرنا پڑتا ہے - یا لالٹین سے کام لینا پڑتا ہے - نیز گذشتہ جلسہ سالانہ سے ہمارا ایک اجلاس رات کے وقت مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوتا ہے - اگر ایسے موقعہ پر بجلی فیل ہو جائے تو پریشانی ہوتی ہے اور موم بتیاں یا لالٹینیں بجلی کی قائمقامی نہیں کر سکتیں

اسی طرح ہر سال قافلہ پاکستان کی آمد و روانگی کے وقت روشنی کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ ضرورت گیس لیمپوں کے ذریعہ ہی بہتر طور پر پوری ہو سکتی ہے۔

اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے نظارت ہذا کو اجازت دے دی ہے کہ جماعت کے مخیر مخلصین کو تحریک کر کے یہ ضرورت پوری کر لی جائے - لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے مستطیع احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں چونکہ جلسہ سالانہ اب بالکل قریب ہے - اور جلسہ سے قبل یہ انتظام ہو جانا ضروری ہے اس لئے جن احباب کو اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ یا تو خود گیس لیمپ خرید کر ارسال فرما دیں یا فی لیمپ پینتالیس روپے کے حساب سے رقم ارسال فرما دیں - اس وقت پیٹرومیکس لیمپ کی امرتسر میں ۴۵ روپے کے قریب قیمت ہے۔

اللہ تعالےٰ مستطیع احباب کو یہ ضرورت پوری کرنے کی جلد توفیق دے

مرزا وسیم احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## ڈیرہ بابا نانک میں ایک تقریب

ڈیرہ بابا نانک کے مشہور بیدی خاندان کے بزرگ بابا بھگت سنگھ صاحب بیدی کی سالانہ یادگار کی تقریب ۲۰ اکتوبر کو منعقد ہوئی جس میں بیدی خاندان کے علاوہ دور و نزدیک کے معززین شریک ہوئے - اس موقعہ پر سردار کلدیپ سنگھ صاحب ایڈووکیٹ کے صاحبزادے مکرجیت اندرجیت سنگھ صاحب سیکنڈ لیفٹننٹ کے جنم دن کی تقریب بھی تھی - بیدی خاندان کی دعوت پر قادیان سے محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی بھی بعض دیگر احباب سمیت تشریف لے گئے - اور آپ نے منتظمین کی خواہش پر ایک تقریر بھی فرمائی جس میں شری گورو نانک صاحب کے اس شہر اور آپ کی اتحاد و محبت کی تعلیم کی تعریف کی - اور جماعتِ احمدیہ کے عقاید اور صلح کن تعلیمات پر بھی روشنی ڈالی - حاضرین نے آپ کے خیالات کو توجہ سے سنا - اس موقعہ پر "چولہ صاحب" کا درشن بھی کیا گیا اور اس پر مندرجہ آیاتِ قرآنیہ کی زیارت بھی کی (نامہ نگار)

## سلسلہ کی مفید کتابیں آسان قسطوں پر
## حیرت انگیز رعایت

جیسا کہ احباب کو بذریعہ بدر علم ہو چکا ہے کہ خاکسار نے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تمام سٹاک کتب (بکڈپو) خرید لیا ہے - اور اب اس پر مزید کافی خرچ اور محنت کر کے اسے ہر لحاظ سے درست کر لیا گیا ہے۔

سٹاک بکڈپو میں بفضلہ تعالیٰ کثرت ایسی ہی کتب کی ہے جن کے دوبارہ شائع کرنے کی شاید بہت کم ضرورت پیش آئے گی مگر انکی افادیت کا یہ حال ہے کہ انکے بغیر کوئی بھی احمدیہ لائبریری مکمل نہیں کہلا سکتی - لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اور جماعتیں اپنی لائبریریاں مکمل کرنا چاہیں وہ اپنے سٹاک کی فہرست ہمیں بھجوا دیں۔ ا سے مدنظر رکھتے ہوئے ہم خود انہیں انکی ضرورت کے مطابق کتب کا انتخاب بھجوا دیں گے - جو دوست یا جماعتیں ان کی نقد قیمت ادا کر سکیں انہیں کرایہ ریل کے پچاس فیصد کمیشن بھی دیا جائیگا بصورتِ دیگر نہایت آسان قسطوں پر پوری قیمت وصول کی جائے گی۔ البتہ ریلوے چارجز کی رعایت دی جائے گی۔

نوٹ:- قسطوں پر کتب حاصل کرنے کے لئے معقول ضمانت دینی ہوگی - فہرست کتب مفت -

المعلن
عبد العظیم پروپرائٹر احمدیہ بکڈپو قادیان - پنجاب - انڈیا

## درخواستہائے دعا

۱- خاکسار ایل سی ای کے امتحان میں شریک ہو اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے
خاکسار ایم اے حفیظ قریشی تیماپور

۲- میری والدہ صاحبہ دو ماہ سے بیمار ہیں اور اس وقت سرینگر میں زیر علاج ہیں - صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
خاکسار ملک عبد الکریم آسنوری تحصیل کاکانہ

۳- مکرم مولوی عبد الستار صاحب ایم اے سابق پرانشل امیر اڑیسہ علیل ہیں اور ضعیفی کی وجہ سے بھی کمزور ہیں - مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب کی بصارت میں کمی آگئی ہے ہر دو بزرگوں کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے
نیز میرا لڑکا میاں فضل جلیل ایم ایس سی کا امتحان دے رہا ہے - عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔
خاکسار فضل الرحمٰن قائمقام امیر اڑیسہ

۴- امام حسین صاحب صدر جماعت نندگڑھ جو ذیابیطس کے مریض ہیں ان دنوں سخت بیمار ہیں صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے
خاکسار ایس ایم یوسف نندگڑھ

## خریداران بدر
### توجہ فرمائیں

اس سے قبل بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ بدر کے خریداروں کے پتہ جات کی نئی چٹیں چھاپی گئی ہیں - جن احباب کا چندہ ابھی باقی ہو اور ان کو اخبار نہ پہنچ رہا ہو تو وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں -

مینجر بدر قادیان